ISSN Online: 2709-7625
ISSN Print: 2709-7617
Vol.7 No.1 2024

خالد علیم کی نعت تاریخی اور عصری بصیرت کے آئینے میں

REFLECTION OF HISTORICAL AND CONTEMPORARY PERSPECTIVE IN KHALID ALEEM'S NAAT

***ڈاکٹر نائلہ انجم**

اسسٹنٹ پروفیسر،لاہور کالج برائے خواتین یونیورسٹی جیل روڈ،لاہور

****ڈاکٹر نورین رزاق**

اسسٹنٹ پروفیسر،لاہور کالج برائے خواتین یونیورسٹی جیل روڈ،لاہور

*****ڈاکٹر کنزہ نوشیر**

لیکچرار،یونیورسٹی آف اوکاڑا

ABSTRACT

Khalid Aleem is considered one of the most famous poets of contemporary times. His poetry is based upon the theory of spreading positive values Reand determining the right path of life. Among the various themes of Khalid Aleem's poetry the most important topic is the Seerat of the Holy Prophet (PBUH). That is why the special reference to his identity is Naat. Naat-Goi is the expression of devotion to the Messenger of Allah as well as inviting human beings towards him and spreading message of Allah Almighty. Indeed, Naat is not only the effective means of esteem, welfare and salvation in this world but also for the Hereafter.At the time when the Prophet (PBUH) was born ignorant rituals, self-imposed religious and social restrictions and cultural and moral degradation were at their peak. The world was wandering in the darkness of Polytheism. Man was oblivious to the character building and intoxicated in the honor and fame. Before the Holy Prophet (PBUH), the plight of the society of that time is beautifully summed up by Aleem khan in his poetry in such a way that the whole history has reflected in front of the eyes. Khalid Aleem also portrays the plight of the present era in his Naat He mentions the plight of the Islamic nation in a very compassionate tone. He seems anxious and restless at the turmoil of the Islamic nation and sees the trumpets of selfishness and oppression that are usurping each other. In this way, his naat presents the prosecution of the Ummah before the Prophet as a whole In this article, the researchers will highlight the historical and contemporary perspectives in Khalid Aleem Naat-Goi.

Key words: *Naat,Khalid Aleem's Historical, Perspective, contemporary*

نعت نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی محمود الصفات ذات سے وابستہ صداقت کی بلندیوں سچائی کی عظمتوں اور حقیقت کی رفعتوں کا اظہار ہے۔عقیدت و عشق کی وارفتگی کے جذبات سے لبریز یہ صنف سخن آقائے نامدار کی تعریف و توصیف کے ساتھ ساتھ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی ذات،صفات،حیات،غزوات،معجزات،شمائل و فضائل ،معمولات،اخلاق،پیغامات،قومی و ملی مسائل کا تذکرہ اور انسانی و آفاقی تصورات کے مختلف پہلوؤں کو ایک سلیقے سے بیان کرنے کا نام ہے۔علم و خبر کا نزول،فکر و ہنر کا ظہور اور قلب و نظر کو حضوری کی کیفیت صرف اسی ذاتِ خوش صال کے ذکر سے ملتی ہے۔تذکرہ خیر البشرؐ دیگر تذکار سے ماوراہے۔ڈاکٹر فرمان فتح پوری لکھتے ہیں:

> ”حق بات یہ ہے کہ عظمت انسانی کے جتنے گیت آج تک گائے گئے ہیں اور ایک عظیم انسان کے بارے میں جتنے تصورات آج تک قائم کیے گئے ہیں وہ حضرت ﷺ کی رحمۃ للعالمین کے ایک ادنیٰ جز کی حیثیت رکھتے ہیں۔“[1]

دورِ حاضر میں خالد علیم کی شخصیت اُردو نعت کے منظر نامے پر اہم مقام رکھتی ہے۔ باکمال شاعر، سنجیدہ ادیب اور احباب بصیرت نعت شناس خالد علیم نے فکری وفنی آگہی کی روشنی میں نعت رسول صلی اللہ علیہ والہ وسلم کے ذخیرے میں تاریخی، واقعاتی اور جدید امکانات کا جائزہ لیا ہے۔ حب رسول کی سرشاری کی کیفیت سے معتبر خالد علیم کی نعتیہ شاعری عشق رسول کا اظہار اور نبی کی تعلیمات کی آئینہ دار ہے

نعت کا کینوس محدود نہیں ہے۔ اس کے وسیلے سے معاشرتی وسیاسی سطح پر اصلاح احوال کی سعی کی گئی ہے۔ آپ ﷺ کی زندگی کے شب وروز سے دعوت حق کے مظاہر واقعات کے بیان سے اُمتِ مسلمہ کی چارہ جوئی کی گئی ہے۔ جدید دور میں سائنس اور ٹیکنالوجی کی ترقی نے ہماری معاشرت، تہذیب اور ثقافت کو بدل کر رکھ دیا ہے۔ دور حاضر کی تیزی سے بدلتی ہوئی صورتحال میں تہذیبی وسماجی، تمدنی ومعاشرتی، سیاسی وتاریخی، معاشی اور دیگر موضوعات نعت آشنا ہوئے ہیں۔ بقول راجا رشید محمود:

> " آج کی نعت اپنے مرکزی موضوع (مدحِ رسول ﷺ) سے پھیل کر کائنات بھر کے مسائل کو محیط نظر آتی ہے نعت کا موضوع بلاشبہ ارتقاپذیر اور بتدریج بڑھنے والا موضوع ہے۔ اس کے مضامین میں عہد بہ عہد وسعت پیدا ہو رہی ہے جیسے جیسے زمانہ ترقی کر رہا ہے اور نئے نئے سائنسی انکشافات رونما ہو رہے ہیں ویسے ویسے حضور اکرم ﷺ کی سیرتِ طیبہ ان کی تعلیمات اور انسانی تہذیب و معاشرت اور تاریخ وسیاست پر ان کے بڑھتے ہوئے اثرات سے پیدا ہونے والے نت نئے محسوسات نعت کا موضوع بن رہے ہیں " ۲

خالد علیم کی شاعری اس رائے کی عکاس ہے بلاشبہ عصری تناظر میں نعت سیاسی، سماجی اور معاشرتی اصلاح کا ذریعہ ہے۔ خالد علیم کی نعتیہ شاعری سراپائے نبوی ﷺ اور تجلیات نبوی ﷺ کے تذکرے سے بڑھ کر اخلاقی وروحانی فضائل نبوی ﷺ کا تذکرہ ہے۔ انھوں نے سیرتِ رسول ﷺ کو واقعیت اور جوش محبت سے نظم کیا ہے۔ والہانہ جذب وشیفتگی میں ادب کی حد بندی کو ملحوظ رکھا ہے۔ جہاں وصفی انداز اپنا کر مدح سرائی کی ہے وہیں خارجی حالات سے مغموم ہو کر سوزِ دروں کا بھی اظہار کیا ہے۔ اقوال نبی ﷺ اور اعمالِ نبی ﷺ کا تذکرہ اس انداز سے کیا ہے کہ عالمِ انسانیت اپنے غموں کا مداوا تلاش کر سکے جو کہ بلاشبہ اسوہ رسول ﷺ کی پیروی میں ہے۔

لاریب چراغِ مصطفیٰ ہے
جو تیرگیوں کو کاٹتا ہے
جو روشنیوں کا ہے پیامی
جو نور کا جوہرِ صفا ہے ۳

مادی ترقی کے اس دور میں مذہبی اور روحانی پستی کے خلا کو پُر کرنے کے لئے جس طاقت اور سہارے کی ضرورت ہے. اس کی واحد مثال حضور اکرم ﷺ کی ذات ہے۔ مصائب وآلام اور کرب واندوہ کی حالت میں انفرادی یا اجتماعی غم ہر دو صورتوں میں نگاہ اسی ذات سے دادرسی کی طالب ہوتی ہے۔

ہر دور کو آپ ﷺ کی ضرورت
ہر دور میں ہے دوام اُن ﷺ کا
محشر میں شفاعتوں کا مژدہ

ISSN Online: 2709-7625
ISSN Print: 2709-7617
Vol.7 No.1 2024

نام اُن ﷺ کا بس ایک نام اُن ﷺ کا۴

روشن ہے ان کے ذکر سے ہر محفل
ہر دور کے سلطان وہی ہیں اے دل
سبحان اللہ سب زمانوں پہ محیط
پیغمبر ﷺ حال وماضی و مستقبل۵

خالد علیم کی نعت میں واقعاتی انداز میں آپ ﷺ کی سیرت وصفات کا تذکرہ اور تاریخی انداز میں آپ ﷺ کی ہمہ گیر شخصیت کا اظہار ملتا ہے۔ تاریخی تناظر میں عصری مسائل کو سمجھنے اور سلجھانے میں آسانی رہتی ہے۔ عصری بصیرت میں مضبوط تاریخی شعور معاونت کرتا ہے۔ تابناک ماضی سے تعلق استوار رہے تو روشن مستقبل کے امکانات باقی رہتے ہیں، تاریخ میں محفوظ آپ ﷺ کی سیرت کے مظاہر و مناظر وہ گراں مایہ آئینے ہیں۔ جو تجلیاتِ رحمۃ للعالمین سے منور ہیں۔ یہ صداقت سچائی اور رفعتوں کے امین ہیں ان مظاہر و مناظر کا فیض آج بھی جاری و ساری ہے۔

ہر دور میں تیرا ہی پیام سبق آموز
انسان کو دیتا ہے سنبھالا شہ والا ﷺ۶

روشنی پھیلی اُسی سے چار سُو آفاق میں
جس کے باعث آج تک غارِ حرا ہے مستنیر۷

اس عالم فانی میں زندگی کے سارے ثقافتی، تہذیبی، سماجی، سیاسی، اور تمدنی مباحث آپ ﷺ کی سیرت پاک میں موجود ہیں خالد علیم نے آپ ﷺ کی سیرت کے مختلف پہلوؤں کو زندگی کی حقیقوں سے ہم آہنگ کر کے پیش کیا ہے۔ بقول ڈاکٹر خورشید رضوی:

> " خالد علیم کے ہاں مضامین نعت ذاتی عقیدت کی وارفتگی سے لے کر آفاقی امکانات کی دستک تک اپنی گوناگوں وسعتوں کے امین ہیں۔۸

عہد حاضر کی اخلاقی اقدار کو تہذیب اسلام کی معطر و مطہر فضاؤں کی ضرورت ہے۔ مغربی نظریہ حیات کی طلسم سازی نے مشرقی فضاؤں کو متعفن کر دیا ہے حرصِ مال و زر اور ہوس پرستی نے اسلامی معاشرے کو عریانی و بے راہ روی کا خرمن بنا دیا ہے۔ ہر طرف اندرونی خلفشار اور بدامنی بپا ہے۔ خود غرضی اور ظلم و ستم کے بگولے امن و امان کو ہڑپ کر رہے ہیں۔ امت مسلمہ کے قلب میں توحید کی روشنی ماں پڑ گئی ہے۔

ہو گئی پھر سے دلوں میں آتشِ توحید سرد
اور سرکش ہے شرارِ بولہب شاہِ عرب۹

ISSN Online: 2709-7625
ISSN Print: 2709-7617
Vol.7 No.1 2024

خالد علیم کی نعت میں پاکستان اور امت مسلمہ کو درپیش مسائل، مسلمانوں کی زبوں حالی، اخلاق بے راروی، اندھی مغرب پرستی ہر اظہار تاسف و ندامت، مذہبی قدروں کی پامالی جیسے موضوعات اور اُن کے اثرات و نتائج کا احاطہ کرتی ہے۔۔ مسلمانوں کے ادبار و انحطاط کی وجہ سرور کائنات ﷺ کی اطاعت سے روگردانی ہے۔ عظمتِ انسانی آج حاں بہ لب ہے اور ملت کا کارواں مائل لہو و لعب ہے۔ یہ منظر شاعر کے لیے رنج و ملال کا باعث ہے۔ ایسی صورت حال میں نگاہ رحمت للعالمین کی جانب ہی اٹھتی ہے۔

ارتداد و کفر کا سیلاب ہے پھر چار سو
آپ کی امت کی حالت ہے عجب شاہ عربؐ
عصرِ حاضر کے مسلمانوں میں پیدا ہو گئے
پستی کردار کے آثار سب شاہ عربؐ ۱۰؎

نظر فروز ہو آئینہ نگاہ ترا
کہ کھا گئی ہے بصارت کو دانش انگریز ۱۱؎

انفرادی اور سماجی مسائل کے علاوہ خالد علیم کی نگاہ عالمی منظر نامے پر گہری ہے۔ وہ ان تمام تحریکوں سے بخوبی واقف ہیں جو مسلمانوں کی مذہبی اور تہذیبی شناخت کو ختم کرنے کے درپے ہے فلسطین و کشمیر کے حل طلب مسائل، افغانستان، عراق و شام اور پاکستان میں دہشت گردی یہ اجتماعی نوعیت کے المیے جن کی تباہی و بربادی کا احساس خون کے آنسو رُلاتا ہے۔ اجتماعی مصائب اور ملت گیر المیوں کا کرب اور شکست و زوال کے اثرات کا دائرہ کئی صدیوں تک محیط ہوتا ہے۔ آج ملت واحدہ کا ہر فرد وحدت کا دیا بجھا چکا ہے۔ خیر عمل کا علم بردار شر انگیزیوں کے فتنے میں مبتلا ہے۔ اسلام کے ادبار کی یہ داستان ہفت صدی کا سانحہ ہے افغانستان، ہسپانیہ، شام، لبنان، بغداد، فلسطین، کشمیر ہر جگہ مسلمان استحصال کا شکار ہے۔ شاعر امتِ مسلمہ کی تباہی و بربادی اور اقوام عالم کی نظر میں ذلت و رسوائی کی تکلیف دہ صورت حال کا تذکرہ کر کے حضورؐ سے امت کے حال پر نظر کرم کا ملتجی ہے۔

دل پر ہیں ہزار غم کے انگار
ہر سانس دھواں اُگل رہا ہے
ہر چند جو آپؐ کی نظر ہو
انگار بھی سایہ ہما ہے۔ ۱۲؎

مرے کریم اکرم ہو کہ پھر زمانے میں
حریف ملت اسلام ہے جہان ستیز
ہو کوئی چارہ کہ غارت گری ہے شیوہ کفر
بپا ہے ارض کسو وا میں فتنہ چنگیز ۱۳؎

ISSN Online: 2709-7625
ISSN Print: 2709-7617
Vol.7 No.1 2024

خالد علیم نے رسول پاک صلی اللہ علیہ وسلم کی حیات افروز تعلیمات سے اپنی نعتوں کو مزیّن کیا ہے اور آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی ذات سے وابستہ اعلیٰ اخلاقی اقدار کو واضح کیا جس سے لوگوں کے لیے رہبری اور رہنمائی کے نئے در وار ہوتے ہیں۔ خالد علیم نے نعت کے ذریعے عصری مسائل پیش کر کے سیرت خیر الوریؐ سے اُن مسائل کا حل ڈھونڈنے کے کوشش کی ہے۔ مسلمانوں کے عزت وو قار سے محرومی دین سے دوری کی وجہ سے ہے۔ بقول حفیظ تائب:

”نعت میں اس انقلاب کے بازگشت صاف سنائی دینے لگی ہے۔ جسے برپا کرنے کے لیے حضور اکرمؐ تشریف لائے تھے وہ روحانی، تمدنی اور اخلاقی آشوب بطورِ خاص نعت کا موضوع بنا ہے۔ جس سے اُمت مسلمہ اور عہد حاضر کا انسان دوچار ہے۔ اس دور کے نعت نگار اپنے ذاتی اور کائناتی دکھوں کا مدار حضورؐ پُرنور ﷺ کی سیرت اطہر میں تلاش کرتے ہیں اور حضور اکرمؐ کے منشورِ حیات اور تعلیمات کو نعت میں سمویا جارہا ہے یوں نعت زندگی سے ہم آہنگ ہو کر عہدِ حاضر کا سب سے مقبول اور محبوب موضوعِ سخن ٹھہری ہے اور ورفعنا لک ذکرک کی صداقت کا ثبوت بہم پہنچا ہے۔“۱۴

رنجیدہ خاطر ہو کر التجا کرتے ہیں اور دل کی کیفیت بیان کر کے مدد کے تمنائی ہیں۔ بلاشبہ وہ ذات ہر سوختہ جاں کی مونس وچارہ ساز ہے ہر قلبِ مایوس کی تسکین کا سامان ہے۔

کیا مجھ کو ڈرائیں گے زمانے کے حوادث
سطان مدینہؐ ہیں مرے مونس ودم ساز۱۵

اے مونس افسردگاں، چارہ گر آزردگاں
اے دولت اندوہ گیں یا رحمت للعالمین ۱۶

آدمیت کا مطلع تاباں، بحر توحید کا دُرِ شہوار پاسبانِ تہذیب وتمدن، حسنِ تخلیق النفس وآفاق آشنائے رموز پنہانی، شہر علم ویقیں کا حصار، تاجدارِ رسالت ابدی اور خالق کائنات کا شاہکار نبی آخر الزماںؐ حضرت محمد ﷺ کا آئین عافیت آثار ہی تہی داماں کا سروساماں ہے۔ اسی کے ابر رحمت کے فیض سے ریگ زار گل زار بن گئے۔ اسی کی سطوت کے طفیل کفر وباطل کا جہاں بے آباد ہوا۔

اس کی عظمت کے سامنے لرزاں
کفر و باطل کا لشکر جرار
ذہن انساں کو کرگئی تسخیر
اس کی عظمت کی تیغِ جوہر دار ۱۷

خالد علیم حضورؐ کے توسط سے کائناتِ انسانی کو مثبت انداز سے دیکھتے ہیں۔ انھیں یقین ہے کہ امتِ واحد کا شیرازہ ایک بار پھر مجتمع ہو گا۔ ظلم وستم، فرقہ واریت ختم ہو جائے گی اسی امید پر وہ سیرت رسولؐ کے وہ مناظر پیش کرتے ہیں۔ جب انصار ومہاجرین ایثار کا پر تو تھے۔ تاریخ کے اوراق سے شاعر اخوت کا سبق پہنچا رہا ہے اور تمنائی ہے کہ آج بھی یہی شمع روشن ہو اور اسی روشنی کی مدد سے ماحول کی تیرگی کو ختم کیا جاسکے۔

اس طور ہوئی درسِ مواخات کی تفہیم

ISSN Online: 2709-7625
ISSN Print: 2709-7617
Vol.7 No.1 2024

مقصود کسی کا نہ تھا مال وزر اقلیم

تھی پیشِ نظر جلوہ گہ خلق کی تکریم

پائے شہؐ کونین پہ خم تھا دلِ تسلیم

دکھلائے کوئی عشقِ پیغمبرؐ کا کمال آج

لائے تو کوئی ایسی اخوت کی مثال آج۱۸

مجموعی حوالے سے دیکھا جائے تو نعت کے موضوع سے خالد علیم کی تخلیقی وابستگی کے اثرات ان کے طرزِ اظہار میں نمایاں ہے۔ جذب و کیف اور اخلاص و گداز کے جوہر انھیں معاصر نعت گو شعرا میں ممتاز حیثیت عطا کرتے ہیں۔ انھوں نے نعت کے مرکزی موضوع مدح رسولؐ سے لے کر عصری رجحانات و میلانات کے اثرات و نتائج اور معاصر سیاسی اور معاشرتی مسائل و اقدار کو جزو نعت بنا کر اس موضوع کو وقیع کیا ہے۔ ان کی نعتیہ شاعری مادی و سائنسی ترقی کے اس دور میں امتِ مسلمہ کی پسماندگی اور بے وقعتی اور بلاد اسلامیہ کے ادبار کی عکاسی کے ساتھ ساتھ روحانی اور اخلاقی اقدار کی بازیابی بتوسط رسول کریمؐ کی پیروی کو جزو نعت بنا کر امتِ مسلمہ کے ایک مرکز پر جمع ہونے کی آرزو مساعی کی ہے۔

حوالہ جات:

۱۔ فرمان فتح پوری، ڈاکٹر۔ اُردو کی نعتیہ شاعری۔ لاہور: الوقار پبلی کیشنز، ۲۰۱۴۔ ص

۲۔ بحوالہ ریاض مجید، ڈاکٹر۔ اُردو میں نعت گوئی۔ لاہور: اقبال اکیڈمی، ۱۹۹۰۔ ص ۱۹

۳۔ خالد علیم۔ کلیات نما۔ لاہور: طفیل بک بنک، ۲۰۲۰۔ ص ۹۱

۴۔ ایضاً۔ ص ۲۱۶

۵۔ ایضاً۔ ص ۲۱۶

۶۔ ایضاً۔ ص ۱۷۳

۷۔ ایضاً۔ ص ۱۷۰

۸۔ خورشید رضوی ڈاکٹر۔ خالد علیم کی نعت، مشمولہ، کلیات نما۔ ص ۱۰۱

۹۔ خالد علیم۔ کلیات نما۔ ص ۱۷۷

۱۰۔ ایضاً۔ ص ۱۲۰

۱۱۔ ایضاً۔ ص ۱۶۵

۱۲۔ ایضاً۔ ص ۹۸

۱۳۔ ایضاً۔ ص ۱۶۵

۱۴۔ حفیظ تائب۔ اُردو نعت مشمولہ نقوش رسول نمبرؐ (جلد دہم) شمارہ ۱۳۰۔ لاہور، ۱۹۸۴۔ ص ۱۸۸

۱۵۔ خالد علیم۔ کلیات نما۔ ص ۱۸۶

۱۶۔ ایضاً۔ ص ۱۷۹

۱۷۔ ایضاً۔ ص ۱۵۲

۱۸۔ ایضاً۔ ص ۲۲۲